سوال

(928) برقعہ اور دستانوں کا استعمال

جواب

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ

عورتوں کے لیے برقع اور دستانوں کے استعمال کا کیا حکم ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاته!

الحمد لله، والصلاة والسلام علىٰ رسول الله، أما بعد!

عورت کو پردے کی غرض سے دستانے استعمال کرنے چاہئیں، اور برقع کا استعال بھی جائز ہے جبکہ دیکھنے کی غرض سے اس سے دونوں آنکھیں یا ایک آنکھ ظاہر ہو اور باقی چہرہ چھپا ہوا ہو، اور اس کے لیے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کا قول دلیل ہے۔ وہ احرام والی کے لیے فرماتی ہیں کہ:

لَا تَلَثَّمْ وَلَا تَتَبَرْقَعْ وَلَا تَلْبَسْ ثَوْبًا بِوَرْسٍ وَلَا زَعْفَرَانٍ

''احرام والی عورت اپنا منہ نہ لپیٹے (ڈھاٹا نہ باندھے)، برقع نہ لے اور کوئی ایسا کپڑا بھی استعمال نہ کرے جو ورس یا زعفران سے رنگا گیا ہو۔'' (بخاری، کتاب الحج، باب ما یلبس المحرم من الثیاب والاردیة والازر، (ترجمة الباب))

اور اسی معنی میں سیدنا ابن عمر رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، وہ فرماتے ہیں:

لَا تَنْتَقِبِ الْمُحْرِمَةُ وَلَا تَلْبَسِ الْقُفَّازَيْنِ (صحیح بخاری، کتاب ابواب الاحصار وجزاء الصید، باب ما ینھی من الطب للمحرم والمحرمة، حدیث: 1741 وسنن الترمذی، کتاب الحج، باب مالا یجوز للمحرم لبسه، حدیث: 833 وسنن النسائی، کتاب مناسک الحج، باب النھی عن ان تنتقب المراة الحرام، حدیث: 2673 ومسند احمد بن حنبل: 119/2، حدیث: 6003۔)

''احرام والی عورت نقاب نہ لے اور نہ دستانے پہنے۔''

یہ روایات دلیل ہیں کہ عورت احرام کے علاوہ دیگر حالات میں برقع اور دستانے پہن سکتی ہے۔ اگر یہ مفہوم نہ ہو تو احرام کی حالت میں اسے ان سے منع کرنے کے کوئی معنی نہیں رہ جاتے۔

ہمارے بعض علماء کا خیال ہے کہ اس دور میں برقع کے جواز کا فتویٰ نہیں دینا چاہیے کیونکہ یہ فساد کا ذریعہ بن گیا ہے اور عورتیں اب آنکھوں کے ساتھ ساتھ چہرے کا بھی کچھ حصہ

ظاہر رکھتی ہیں جو فتنے کا باعث ہے، بالخصوص جب وہ سرمہ وغیرہ بھی لگا لیتی ہیں۔ ان حضرات کا روکنا یقیناً فتنے کا دروازہ بند کرنے کے معنی میں بہت ہی بہتر ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

احکام و مسائل، خواتین کا انسائیکلوپیڈیا

صفحہ نمبر 656

محدث فتویٰ